# خرچ کرنیکی خوبی اور بخیلی کی برائی کا بیان

(از مولوی محمد یعقوب صاحب رنگونی حال وارد مدرسہ رحمانیہ دہلی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احُد پہاڑ کے برابر سونا بھی ہو تو مجھے یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تین رات گذرنے کے پہلے کسی کا باقی ادا کرنے سے جو بچ جائے اس میں سے میرے پاس کچھ نہ رہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ ہر صبح کو دو فرشتے اترا کرتے ہیں ایک کہتا ہے الٰہی خرچ کرنے والے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہے الٰہی بخیل کو تباہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے .. اسماء سے فرمایا خرچ کیا کر اور گنا نہ کرو ورنہ خدا بھی تجھکو گن گن ہی کر دے گا اور روکا نہ کرو ورنہ خدا بھی تجھ سے روکے گا اور جہاں تک ہوسکے دیئے جا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمی جو تیری حاجت سے بچ رہے اسے خرچ کر ڈالا کر یہ تیرے حق میں بہتر ہے اور رکھ چھوڑنا تیرے لئے برا ہے ہاں ضرورت کے لائق بچا رکھنے پر کچھ ملامت نہیں ہے اور پہلے اس کو دے جس کا نفقہ تیرے ذمہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل وسخی کی مثال ایسی ہے جیسے دو شخص لوہے کی دو زرہیں پہنے ہوں اور ان کے دونوں ہاتھ ان کے سینے اور گردن جکڑے ہوں تو سخی جب صدقہ کرتا ہے تب اس کی زرہ پھیل جاتی ہے اور بخیل جب صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ اور تنگ ہو جاتی ہے اور اس کی ہر ہر کڑی اپنی اپنی جگہوں پر اور بھی جکڑ جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ظلم نہ کرو ظلم سے قیامت میں طرح طرح کی اندھیریاں ہونگی فرمایا لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَّلَا مَنَّانٌ وَّلَا بَخِیْلٌ یعنی مکار دھوکے باز اور دے کر احسان جتانے والا اور بخیل یہ تینوں قسم کے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے۔ اور بخل نہ کرو تمہارے پہلوں کو بخل ہی نے ہلاک کر چھوڑا ہے بخل کے سبب سے خونریزی بھی کی اور حرام کو حلال بھی جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دو کیونکہ ایک زمانہ ایسا بھی آیا چاہتا ہے کہ لوگ صدقے کیلئے پھریں گے اور کوئی لینے والا نہ ملے گا سب یہی کہیں گے اگر تم کل لاتے تو ہم لے لیتے آج تو ہمیں کچھ حاجت نہ رہی ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ کس قسم کے صدقے کا بڑا ثواب ہے آپ نے فرمایا جبکہ تم بھلے چنگے ہو اور تم کو مال جمع کرنے کی حرص ہو اور محتاجی کا بھی ڈر ہو دولت کی خواہش بھی ہو اسی قسم کا صدقہ اللہ کو بہت پسند ہے اور صدقہ دینے میں اتنی دیر نہ کرو جب جان نکلنے لگے تو کہنے لگو کہ اتنا اس کو حالانکہ وہ حق دوسرے کا ہو چکا۔ ابوذر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے سایہ میں بیٹھے تھے اور میں آ پہونچا آپ مجھے دیکھکر فرمانے لگے کعبہ کے رب کی قسم وہ لوگ نہایت ٹوٹے میں ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ لوگ کون ہیں آپ نے فرمایا مالدار لیکن وہ مالدار جو ادہر ادہر آگے پیچھے داہنے بائیں خرچ ہی کیا کرتے ہیں وہ البتہ ٹوٹے میں نہیں ہیں مگر ایسے بہت کم ہیں آپ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ (رواہ مسلم) یعنی پوشیدہ خیرات

کرنے والا پرہیز گار مالدار اللہ کا محبوب اور پیارا ہوتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص گھر سے صدقہ دینے کی نیت سے نکلا اور بغیر جانے چور کو دیدیا۔ صبح کو لوگ کہنے لگے کہ رات کسی نے چور کو صدقہ دیا اس شخص نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے میرا صدقہ چور کو ملا؟ پھر صدقہ دینے کی نیت سے نکلا تو وہ زانیہ کے ہاتھ میں پڑا لوگ صبح کو کہنے لگے آج کی رات کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا اس نے کہا الٰہی شکر پھر میرا صدقہ زانیہ کو ملا پھر صدقہ دینے کیلئے نکلا تو وہ مالدار کے ہاتھ جا پہنچا پھر صبح کو لوگ کہنے لگے رات کسی نے مالدار کو صدقہ دیا پھر اس نے کہا الٰہی تیرا شکر میرا صدقہ مالدار کو ملا تب اس کو بشارت ہوئی کہ تیرا (سب صدقہ قبول ہوا اسلئے کہ) جو صدقہ چور کو ملا تو ہو سکتا ہے کہ وہ چوری سے باز رہے اور جو زانیہ کے ہاتھ لگا تو کیا عجب ہے کہ وہ زنا سے بچے اور جو مالدار کو ہاتھ آیا تو اس کو عبرت ہو سکتی ہے کہ وہ خود بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے لگے ایک شخص کسی میدان میں جا رہا تھا کہ بادل سے ایک آواز سنی (بادل) فلاں کا کھیت سیراب کر، بادل ادھر جھکا اور خوب برسا اور تمام کھیت لبالب کر دیا وہاں ایک شخص کو دیکھا کہ کدال لئے کھیت میں پانی ادھر ادھر کر رہا ہے نام پوچھا تو اس نے وہی نام بتایا جو بادل سے سنا تھا کھیت والے نے نام پوچھنے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتا کر پوچھا کہ تم اپنی کھیتی میں کیا کیا کرتے ہو اس نے کہا میں اس پیداوار کا ایک تہائی صدقہ کر دیا کرتا ہوں اور ایک تہائی میں میں اور میرے عیال کھاتے ہیں اور ایک تہائی کھیت کی آبادی میں لگا دیتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں تین شخص تھے کوڑھی، گنجا، اندھا، تینوں کی آزمائش کے لئے خدا نے اپنے فرشتے کو بھیجا۔ فرشتے نے کوڑھی سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے کوڑھی نے عرض کی رنگ اور چمڑا اچھا ہو جائے اور گندگی دور ہو جائے فرشتے نے اس کا بدن چھو دیا اور اس کی ساری تمنائیں پوری ہو گئیں پھر پوچھا تجھکو کونسا مال چاہیئے اس نے کہا اونٹ یا گائے یہاں راوی کو شک ہے مگر گنجے اور کوڑھی میں سے ایک نے گائے اور دوسرے نے اونٹنی چاہی فرشتے نے اس کو ایسی گابھن اونٹنی یا گائے دی جو قریب ہی میں جننے والی تھی پھر گنجے کے پاس جا کر اس کی خواہش بھی پوچھی اس نے اپنے بال کے اچھا ہونے اور گنج دور ہونے کی آرزو کی اس کو بھی چھو دیا وہ بھی بھلا چنگا ہو گیا پھر پوچھا تجھکو کون مال چاہیئے اس نے کہا گائے اس کو گائے گابھن دیکر برکت کی دعا بھی کی پھر اندھے کے پاس آکر اس کی خواہش بھی پوچھی اس نے کہا آنکھیں کھل جائیں تو میں بھی لوگوں کو دیکھتا بھالتا فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا بس آنکھیں کھل گئیں پھر پوچھا تجھے کون مال چاہیئے اس نے کہا بکری اسے گابھن بکری دی پھر ہر شخص کے اونٹ گائے بکری سے ایک ایک جنگل بھر گیا۔

چند دن کے بعد اسی فرشتے نے دوسری صورت وہیئت میں کوڑھی سے آکر کہا میں مسافر ہوں میرے سفر کا سامان جاتا رہا ہے اب سوائے خدا کے پھر تمہاری مہربانی کے اور کوئی آسرا نہیں ہے میں تم سے اسی اللہ کے نام پر راہ خرچ مانگتا ہوں جس نے تم کو اچھا بدن اور اچھا چمڑا اور اونٹنی دی کوڑھی نے کہا میرے ذمے خود بہتوں کے حق ہیں تب فرشتے نے کہا میں تجھے پہچانتا بھی ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور فقیر

تھا کہ خدا نے تجھے مالدار کر دیا ؟ اس نے کہا یہ مال تو میرے اگلوں سے چلا آتا ہے فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھے پہلے ہی جیسا کر دے پھر اسی صورت میں گنجے سے وہی تقریر کی اور گنجے نے بھی ویسا ہی جواب دیا فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھے پہلے ہی جیسا کر دے۔ پھر اندھے سے بھی اسی طرح پر سوال کیا۔ اندھے نے کہا بیشک میں اندھا تھا خدا نے مجھے بینا کیا آج جتنا چاہو لے لو اور جتنا چاہو چھوڑ دو، قسم خدا کی میں اللہ کے واسطے میں کچھ نہ بولونگا فرشتے نے کہا تو اپنا مال رکھ میں نے سب کو جانچ لیا فقط تجھ سے تو خدا راضی ہوا اور ان دونوں سے ناراض ہو گیا۔

ملک عرب میں ایک شخص کا باغ تھا چونکہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ کا حق برابر ادا کرتا رہتا تھا خدا نے اس کے مال میں ہر طرح کی برکت دے رکھی تھی اس کے انتقال کے بعد جب اس کی اولاد وارث ہوئی تو آپس میں کہنے لگے کہ ہمارا باپ تو بے وقوف تھا کہ اتنا سارا مال مفت خوروں کو بلاوجہ دے دیا کرتا تھا اگر ہم یہ مال بھی روک لیں تو ہم بہت جلد تونگر بن جائیں آپس میں یہ مشورہ کر کے جب باغ کے پھل اور کھیتی تیار ہو گئی تو ایک دن پچھلی رات کو ایک نے دوسرے کو جگایا اور چپکے چپکے دبے پاؤں سویرے منہ اندھیرے اپنے کھیتوں کی طرف کانا پھوسی کرتے ہوئے چلے تاکہ ایسا نہ ہو کہ غریبوں کے کان میں بھنک پڑ جائے کہ آج کھیتی کٹے گی تو عادت کے مطابق وہ سب بھی جمع ہو جائیں گے۔ ادھر تو اس ادھیڑبن میں مشغول تھے ادھر ان کی بدنیتی کے باعث ان کے باغ پر قہر خداوندی نازل ہوا۔ تمام باغ جلکر خاکستر ہو گیا پانی کا نام و نشان نہ رہا بڑے بڑے اونچے اونچے درخت جڑوں سے اکھڑے ہوئے پڑے ہیں تمام چشمے اور نہریں خشک ہیں سارے باغ میں سوا راکھ کے جلتے بھلتے ڈھیروں کے کچھ نہیں دیکھکر یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ زمین کسی زمانے میں بھی سرسبز نہ تھی جب ان بھائیوں کی نظر کھیت اور باغ کی اس اجڑی ہوئی حالت پر پڑتی ہے تو سہم جاتے ہیں خیال گزرتا ہے کہ کہیں راستہ بھول کر کسی بنجر زمین میں تو نہیں آ گئے پھر بخوبی غور کرتے ہیں اور سمجھ جاتے ہیں کہ ہماری بخیلی کے برباد کن نتائج ہی سے ایک یہ بھی ہے ہم نے خدا کا حق مارنا چاہا تھا آسمانی بلا نے ہمارے یہاں آنے سے پہلے ہی ہمارے لہلہاتے کھیت کو خاکستر کر دیا ہماری ناجائز امیدوں کا خون کر دیا ہماری بے جا خواہشوں کا گلا گھونٹ دیا اللہ تعالیٰ نے اس قصہ کو اختصار کے ساتھ بیان فرمایا ہے كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ یعنی اسی طرح بخیلوں پر ہمارا عذاب دنیا میں نازل ہوتا ہے۔ اور آخرت کا بہت بڑا عذاب بھی باقی پڑا ہے مگر انھیں سمجھ نہیں حدیث کی کتابوں میں اور قرآن کریم میں بخل کی بڑی مذمت اور سخاوت کی فضیلت بہت کچھ بیان ہوئی یہانتک کہ آپ نے فرمایا ہے ایک دل میں ایمان اور بخل جمع نہیں ہو سکتا ہے فرماتے ہیں سخی اللہ سے قریب ہے سخی جنت سے قریب ہے سخی لوگوں سے قریب ہے سخی جہنم سے بہت دور ہے بخیل اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے دور ہے جہنم سے قریب ہے سخی جاہل بھی خدا کے نزدیک بخیل عابد سے اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک توفیق دے اور اپنی مرضی کے کام ہم سے لے اور بخیلی اور کنجوسی سے بچائے آمین یا رب العالمین۔